

یہدی اللہ لنور من یشتاہ

- (۱) اسلام کی نیویں اور اس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرے سے ہٹانا
عقلی و نقلی دور کرنا۔
(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سمجھتے ہیں بارانا ملک بھجی کی تعلیم کا چکر کرنا

تاریخ دارالان سے بندہ نور شائع ہوتا ہے۔



محمد علی شاہ

- (۱) یہ پرچہ ہند میں دو دفعہ شائع ہوا ہے۔
(۲) عام قیمت سالانہ غیر ششماہی عدد داغظین اور طلباء سے عدد پیشگی۔
(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ سالانہ۔
جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسماء گرامی سرپرستان اجناس کی فہرست میں درج ہونگے

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۱۳

شیخ محمد یوسف رنوسلم سابق سورن سنگھ کارووان

جلد ۳

زنبیل

تسلیم کیا گیا۔

(ایران) روسی و انگریزی سفراء مقیم طہراں نے شاہ معزول محمد علی کے بھائی سالار الدولہ کو جوا بھی کران شاہ میں ہے پیغام بھیج کر نصیحت کی ہے کہ وہ بھی ایرانی حکومت کی پیش کردہ شرائط کو قبول کر کے ملک سے چلا جائے۔ انگریزی وزیر خارجہ کا بیان ہے کہ انگریزی حکومت ایرانی تجارت کی موجودہ نازک حالت کو اچھی طرح محسوس کر رہی ہے۔ اور ایرانی حکومت کو بمقدور اصلاح میں سامعی ہے۔

روما ایک شخص نے شاہ دکنر علانویلی پر کئی بار گویاں چلائیں۔ مگر بادشاہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ بلزم گرفتار کر لیا گیا۔

روما طہرق میں ترکوں اور اطالویوں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی ترکوں نے اطالویوں کے ایک جدید قلعہ پر جو زیر تعمیر تھا حملہ کیا۔ تین اطالوی جہازوں نے جن کے ساتھ کوہی تو پنجانہ تھا سنگینوں سے اپنے دشمن کو پسپا کیا سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ اطالویوں کے ۱۳ سپاہی مارے گئے اور ۷ زخمی ہوئے ترکوں کا نقصان زیادہ تھا۔

مراکو۔ فرانسیسیوں کی مراکوٹھے زمر قبائل سے دن بھر لڑائی ہوتی رہی ایک فرانسیسی دستہ کے دو سپاہی مارے گئے اور ۱۹ زخمی ہوئے سرکشی میں غیر ملکوں کے خلاف مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی ہے۔

ترکوں اور عربوں نے کل اطالوی دستوں پر جو بمقام درنہ مورچے بنا رہے تھے ہنایت شدید حملہ کیا اور بار بار بنوک سنگین دبا دئے گئے۔ اطالوی کمک بروقت پہنچ گئی اور رات تک گھسان لڑائی ہوتی رہی تاریکی ہو جانے پر ترک پیچھے ہٹ گئے انکا نقصان معلوم نہیں ہوا۔ اطالوی ایک سو پچاس قتل اور زخمی ہوئے۔
اطالویوں کا بیان ہے کہ ۱۵ مارچ کو تین ہزار ترک مقام مرعش کے اطالوی مورچوں پر متواتر شدید حملے کرنے سے آخر کار تو پنجانہ اور جلد چلنے والی توپوں کی گولہ باری سے پسپا کر دیے۔ اطالویوں کا ایک قتل اور پانچ زخمی ہوئے۔
اطالوی اخبار طریونیو ناظر ہے کہ انگلستان۔ جرمنی۔ فرانس۔ اسٹریا اور روس کے سفیر الگ الگ اطالوی محکمہ خارجہ میں آکر وزیر خارجہ سے ملے۔ اور دریافت کیا کہ کن شرائط پر اٹلی دول کی دوستانہ مداخلت کو منظور کریگی وزیر نے سوچکر جواب دینے کا وعدہ کیا ہے

چین میں اب کچھ نہ کچھ امن قائم ہونے لگا ہے۔ جاپانی اور دیگر افواج نے کئی جگہ باغیوں سے اسلحہ رکھوا لئے۔ پکین میں پانچو سپاہیوں نے قیام امن میں بڑا کام دیا۔ یوان شنگائی تمام چینی صوبوں اور اقوام کے نائبوں کے شاندار جلسہ میں پہلا پریسیڈنٹ

وہ کی شہزادوں کی تباہی اور قرآن مجید کی حفاظت

اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی سورۃ فاتحہ میں فرماتا ہے الحمد للہ رب العالمین یعنی ہر ایک حمد و ثنا اس خدا کے لئے مسلم ہے جس کی تربیت ہر ایک عالم میں یعنی ہر ایک رنگ میں ہر ایک پیرایہ میں اور ہر ایک فائدہ بخش صنعت آدمی کے ذریعہ سے مشہور اور محسوس ہو رہی ہے۔ یعنی جن میں متفرق دسیلوں پر اس دنیا کے لوگوں کی بقا اور عافیت اور تکمیل موقوف ہے۔ دراصل ان کے پردہ میں ایک ہی پوشیدہ طاقت کام کر رہی ہے۔ جبکہ نام اللہ ہے چنانچہ اس دنیا کے کاروبار کی تکمیل کے لئے ایک قسم کی تربیت سورج کر رہا ہے جو ایک حد تک انسان کے بدن کو گرمی پہنچا کر دوران خون کا سلسلہ جاری رکھتا ہے جس سے انسان سرنے سے بچتا ہے اور اس کے آنکھوں کے نور کی مدد کرتا ہے۔ پس حقیقی سورج جو حقیقی گرمی پہنچاتا اور حقیقی روشنی عطا کرتا ہے وہ خدا ہے کیونکہ اسی کی طاقت کے سہارے سے یہ سورج بھی کام کر رہا ہے اور اس حقیقی سورج کا یہی کام نہیں کہ وہ دوران خون کے سلسلہ کو جاری رکھتا ہے جس پر جسمانی زندگی موقوف ہے اس طرح کہ اس فعل کا آلہ انسان کے دل کو ٹھہراتا ہے اور آسمانی روشنی سے آنکھوں کے نور کی مدد کرتا ہے۔ بلکہ وہ روحانی زندگی کو نوع انسان کے تمام اعضا تک پہنچانے کے لئے ایک آلہ مقرر کر دیتا ہے اور اس کو روحانی زندگی کا خون نوع انسان کے تمام اعضا تک پہنچانے کے لئے ایک آلہ مقرر کر دیتا ہے اور اس کو روحانی زندگی کا خون نوع انسان کے تمام اعضا تک پہنچانے کے لئے ایک آلہ مقرر کر دیتا ہے۔ پس وہ طبعاً اس خدمت میں لگا ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف سے لیتا اور پھر تمام مناسب اطراف میں تقسیم کر دیتا ہے اور جیسا کہ ایک غیر حقیقی اور جسمانی سورج آنکھوں کو کامل روشنی

پہنچانا اور تمام نیک بد چیزیں اپنے کھول دیتا ہے۔ ایسا ہی یہ حقیقی سورج دل کی آنکھ کو معرفت کے بند مینار تک پہنچا کر دن چڑھا دیتا ہے۔ اور جیسا کہ وہ جسمانی سورج کے سہارے سے پھلوں کو پکاتا ہے اور ان میں شیرینی اور حلاوت ڈالتا اور غوثوں کو روکرتا اور بہار کے موسم میں درختوں کو ایک سبز چادر پہناتا اور خوشگوار پھلوں کی دولت سے ان کے دامن کو پُر کرتا اور پھر خریف میں اس کے برخلاف اثر ظاہر کرتا ہے اور تمام درختوں کے پتے گر دیتا اور بد شکل بنا دیتا اور پھلوں سے محروم کرتا اور بالکل انھیں خشک کر دیتا ہے۔ بجز ان ہمیشہ بہار درختوں کے جن پر وہ ایسا اثر نہیں ڈالتا یہی کام اس حقیقی آفتاب کے ہیں جو سرشت پر تمام روشنیوں اور فیضوں کا ہے۔ اور اپنی مختلف تجلیات سے مختلف طور کے اثر دکھاتا ہے۔ ایک قسم کی تجلی سے وہ بہار پیدا کر دیتا ہے اور پھر دوسری قسم کی تجلی سے وہ خزاں لاتا ہے اور ایک تجلی سے وہ عارفوں کے لئے معرفت کی حلاوتیں پیدا کرتا ہے۔ اور پھر ایک تجلی سے کفر اور فسق کا عفونت ناک مادہ دنیا سے دور اور دفع کرتا ہے۔ پس اگر غور سے دیکھا جائے تو وہ تمام کام جو جسمانی آفتاب کر رہا ہے اور وہ سب کام اس حقیقی آفتاب کے ظل میں ہیں۔ اور یہ نہیں کہ صرف وہ روحانی کام کرتا ہے بلکہ جس قدر اس جسمانی سورج کے کام ہیں وہ اس

جسمانی اور روحانی روشنی کی علت العلل

معبود حقیقی کی پوشیدہ طاقت اس کے اندر وہ تمام کام کر رہی ہے جیسا کہ اسی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے قرآن شریف میں ایک ملکہ کا قصہ لکھا ہے جو آفتاب پرست تھی اور جبکہ نام بلفیس تھا اور وہ اپنے ملک کی بادشاہ تھی۔ اور ایسا ہوا کہ اس وقت کے بنی نے

اس کو دھکی دے بھیجی کہ تجھے ہمارے پاس حاضر ہونا چاہئے۔ ورنہ ہمارا لشکر تیرے پر چڑھائی کرے گا۔ اور پھر تیری خیر نہیں ہوگی یہ پس وہ ڈر گئی اور اس بنی کے پاس حاضر ہونے کے لئے اپنے شہر سے روانہ ہوئی۔ اور قبل اس کے کہ وہ حاضر ہو سکا تنبہ کرنے کے لئے ایک ایسا محل طیار کیا گیا جس پر نہایت مصفا شیشہ کا فرش تھا۔ اور اس فرش کے نیچے ہر کی طرح ایک وسیع خندق طیار کی گئی تھی۔ جس میں پانی بہتا تھا۔ اور پانی میں پھلیاں چلتی تھیں۔ جب وہ ملکہ اس جگہ پہنچی تو اس کو حکم دیا گیا کہ محل کے اندر آ جا۔ تب اس نے نزدیک جا کر دیکھا کہ پانی زور سے بہ رہا ہے اور اس میں پھلیاں ہیں۔ اس نظارہ سے اس پر بڑا اثر ہوا اور اس نے اپنی پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھا لیا کہ ایسا نہ کہ پانی میں تر ہو جائے تب اس بنی نے اس ملکہ کو جس کا نام بلفیس تھا آواز دی کہ اے بلفیس تو کس غلطی میں گرفتار ہو گئی یہ تو پانی نہیں ہے جس سے ڈر کر تو نے پا جامہ اور پٹیاں لیا۔ یہ تو شیشہ کا فرش ہے۔ اور پانی اس کے نیچے ہے۔ اس مقام میں قرآن شریف میں یہ آیت ہے تال صرح ہر دمن قواں یں۔ یعنی اس بنی نے کہا کہ اے بلفیس تو کیوں دھوکا کھاتی ہے یہ تو شیش محل کے شیشے ہیں جو اوپر کی سطح پر بطور فرش کے لگائے گئے ہیں اور پانی جو زور سے بہ رہا ہے وہ تو ان شیشوں کے نیچے ہے۔ نہ کہ یہ خود پانی ہے۔ اب وہ یہ سمجھ گئی کہ میری مذہبی غلطی پر تجھے ہوتا کیا گیا ہے اور میں نے فی الحقیقت جہالت کی راہ اختیار کر رکھی تھی جو سورج کی پوجا کرتی تھی تب وہ

خدا سے واحد شریک

معرفت کا گمان اور پر ایمان لائی اور اس حقیقی سورج کی پہچان کی اس نے یقین کر لیا کہ

وہ طاقت غلطی جس کی پرستش کرنی چاہئے وہ تو اور ہے۔ اور میں دھوکہ میں رہی اور سطحی چیز کو مضبوط ٹھہرایا۔ اور اس بنی کی تقریر کا ماحصل یہ

تھنا کہ دنیا ایک شیش محل ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور عناصر وغیرہ جو کچھ کام کر رہے ہیں یہ ان کے کام نہیں یہ تو بطور شیشوں کے ہیں بلکہ ان کے نیچے ایک طاقت مخفی ہے جو خدا ہے۔ یہ سب اس کے کام ہیں۔ اس نظارہ کو دیکھ کر بلیقیں نے بچے دل سے سورج کی پوجا سے توبہ کی اور سمجھ لیا کہ وہ طاقت ہی اور ہے جو سورج وغیرہ سے کام کراتی ہے اور یہ تو صرف شیشے ہیں

چاند سے اُسی قاور و فوج بالال کی طرف اشارہ

یہ تو ہم نے سوچ کا حال بیان کیا ایسا ہی چاند کا حال ہے۔ جن صفات کو چاند کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ دراصل خدا تعالیٰ کی صفات ہیں۔ وہ راتیں جو خوفناک تاریکی پیدا کرتی ہیں چاند ان کو روشن کر دیتا ہے۔ جب وہ چمکتا ہے تو فی الفور اندھیری رات کی تاریکی اٹھ جاتی ہے کبھی وہ پہلے وقت سے ہی چمکتا شروع کرتا ہے اور کبھی کچھ تاریکی کے بعد چمکتا ہے یہ عجیب نظارہ ہوتا ہے کہ ایک طرف چاند چڑھا اور ایک طرف تاریکی کا نام و نشان نہ رہا۔ اس طرح خدا بھی جب نہایت گندہ اور تاریک آدمیوں پر جو اس کی طرف جھکتے ہیں۔ چمکتا ہے تو انکو ایسی طرح روشن کرتا ہے۔ اور کوئی انسان اپنی عمر کے پہلے زمانہ میں ہی اس چاند کی روشنی سے حصہ لیتا ہے اور کوئی نصف عمر میں۔ اور کوئی آخری حصہ میں اور بعض بد بخت سلج کی راتوں کی طرح ہوتے ہیں

یعنی تمام عمر اندھیرا ہی چھلے رہتا ہے اور اس حقیقی چاند سے حصہ لینا ان کے نصیب نہیں ہوتا۔ عرض کہ یہ سلسلہ چاند کی روشنی کا اس حقیقی چاند کی روشنی سے بہت مناسبت رکھتا ہے۔ ایسا ہی چاند پھلوں کو مٹا کرتا اور ان میں طراوت ڈالتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو عبادت کر کے اپنے درخت وجود میں پھل تیار کرتے ہیں۔ چاند کی طرح خدا کی رحمت ان کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اور اس پھل کو

مٹا اور تازہ بنا دیتی ہے۔ اور یہی معنی رحیم کے لفظ میں مخفی ہیں۔ جو سورہ فاتحہ میں خدا کی دوسری صفت بیان کی گئی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جہاں طور پر چار قسم کی ربوبیت ایسی ہو رہی ہے جس سے نظام عالم وابستہ ہے۔ ایک آسمانی ربوبیت یعنی آکاش سے ہے جو جہاں تربیت کا سرچشمہ ہے۔ جس سے پانی برستا ہے۔ اگر وہ پانی کچھ مدت نہ برے تو جیسا کہ علم طبعی میں ثابت کیا گیا ہے کنوؤں کے پانی بھی خشک ہو جائیں۔ یہ آسمانی ربوبیت یعنی آکاش کا پانی بھی دنیا کو زندہ کرتا ہے اور نابود کو بود کی حالت میں لاتا ہے۔ اس طرح آسمان ایک پہلا رب النوع ہے۔ جس سے پانی برستا ہے جس کو دید میں آنند کے نام سے یاد کیا گیا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذات الرحیم اس جگہ

آسمان سے مراد وہ کرہ زمہریر ہے جس سے پانی برتا ہے۔ اور اس آیت میں اس کرہ زمہریر کی قسم کھائی گئی ہے۔ جو بیخبر برساتا ہے۔ اور راجع کے معنی میخہ ہے اور خلاصہ معنی آیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں وحی کا ثبوت دینے کے لئے آسمان کو گواہ لاتا ہوں۔ جس سے پانی برستا ہے۔ یعنی تمہاری روحانی حالت بھی ایک پانی کی محتاج ہے اور وہ آسمان سے ہی آتا ہے۔ جیسا کہ تمہارا جہاں پانی آسمان سے آتا ہے۔ اگر وہ پانی نہ ہو تو تمہاری عقلوں کے پانی بھی خشک ہو جائیں۔ عقل بھی اسی آسمان پانی یعنی وحی الہی سے تازگی اور روشنی پاتی ہے۔ غرض جس خدمت میں آسمان لگا ہوا ہے یعنی پانی برسانے کی خدمت یہ کام آسمان کا پارہیتھائی کی پہلی صفت کا ایک نفل ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ ابتدا ہر ایک چیز کا پانی سے ہے۔ انسان بھی پانی سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور وید کی رو سے پانی کا دیوتا آکاش ہے۔ جس کو وید کی اصطلاح میں اندر کہتے ہیں۔ مگر یہ سمجھنا ایک غلطی ہے کہ یہ اندر

کچھ چیز ہے۔ بلکہ وہی پوشیدہ اور نماں و در نماں طاقت عظمیٰ جس کا نام خدا ہے اس میں کام کر رہی ہے اس کو بیان کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں یعنی سورہ فاتحہ میں یوں فرمایا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین یعنی ست خیال کرو کہ بجز خدا کے کوئی اور بھی رب ہے جو اپنی ربوبیت سے دنیا کی پرورش کر رہا ہے۔ بلکہ وہی ایک خدا ہے جو تمہارا رب ہے۔ اسی کی طاقت ہر ایک جگہ کام کرتی ہے۔ اس جگہ اس تربیت کے لحاظ سے جو اس صورت میں ہے اندر دیوتا کا رد ملحوظ رکھا ہے۔ کیونکہ پہلی تربیت اسی سے شروع ہوتی ہے اسی کو دوسرے نفلوں میں آسمان یا آکاش کہتے ہیں اسی وجہ سے دنیا کے لوگ تمام تضار قدر کو آسمان کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں اور بت پرستوں کے نزدیک ہر رب النوع وہی ہے جو اندر کھلتا ہے۔ پس اس جگہ اسی کا رد منظور ہے۔ اور یہ خیال ناقص ہے کہ حقیقی اندر وہی اکیلا خدا ہے اسی کی طاقت ہے جو پانی برساتی ہے۔ آسمان کو رب العالمین کہنا طاقت ہے بلکہ رب العالمین وہی ہے جس کا نام اللہ ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ کی یہ پہلی ربوبیت ہے بھوکا نادانوں نے آکاش یعنی اندر کی طرف منسوب کیا ہے۔ بات یہی ہے کہ اندھوں کو آکاش سے پانی برستا نظر آتا ہے مگر برسانے والی ایک اور طاقت ہے اور اس طور پر برسانا یہ جلوہ دکھانا ہے کہ یہ بھی اس کی ایک صفت ہے۔ پس آسمان کی یہ ظاہری ربوبیت اس کی حقیقی ربوبیت کا ایک نفل ہے اور جو آسمان رعد اور صاعقہ وغیرہ کا بادل میں ہوتا ہے دراصل یہ سب اس کی صفات کے رنگوں

میں سے ایک رنگ ہے اور حرمین اور حرمین لطیف اشارہ ربوبیت

خدا تعالیٰ کی جو زمین پر کام کر رہی ہے رحمانیت ہے۔ اس نفل رحمت سے بت پرستوں کے مقابل پر سورج دیوتا کا رد ملحوظ ہے۔ کیونکہ جو جہت پرستوں کے خیال کے جیسا کہ آکاش یعنی آسمان پانی کے ذریعہ سے چیزوں کو پیدا کرتا

ہے ایسا ہی سورج ایام بہار میں تمام درختوں کو لباس پہناتا ہے۔ گویا یہ اس کی وہ رحمت ہے جو کسی عمل پر مرتب نہیں۔ پس سورج جبانی طور پر رحمانیت کا مظہر ہے کیونکہ وہ موسم بہار میں ننگے درختوں کو پتیوں کی چادر پہناتا ہے۔ اور اس وقت تک درختوں نے اپنے طور پر کوئی عمل نہیں کیا ہوتا جو بنائے ہوئے ہے پر کچھ زیادہ کیا جائے۔ بلکہ وہ خزاں کی غارت گری کے باعث سے محض ننگے اور برہنہ کھڑے ہوتے ہیں پھر سورج کے پر تو عاطفت سے ہر ایک درخت اپنے تئیں آراستہ شروع کر دیتا ہے۔ آخر سورج کی مدد سے درختوں کا عمل اس حد تک پہنچتا ہے کہ وہ پھل بنا لیتے ہیں۔ پس جبکہ وہ پھل بنا کر اپنے عمل کو پورا کر چکے ہیں تب چاند اپنی رحیمیت کا سایہ ڈالتا ہے اور رحیم اس کو کہتے ہیں کہ غل کر یا کھائے کو اس کے تکمیل کے لئے مدد دے تاکہ اس کا عمل ناتمام نہ رہا جو پس چاند درختوں کے پھلوں کو یہ مدد دیتا ہے کہ ان کو موٹا کر دیتا ہے۔ اور اسٹھیں اپنی تاثیر سے رطوبت ڈالتا ہے۔ چنانچہ علم طبعی میں یہ مسلم مسئلہ ہے کہ چاند کی روشنی میں باغبان لوگ اناروں کے پھلنے کی آواز سنا کرتے ہیں۔ غرض استعارہ کے طور پر قمر جو نیر دوم پر رحیم کے نام سے موسوم ہوا کیونکہ بڑا فعل اس کا یہی ہے جو موجودہ شدہ پھلوں کی مدد کرتا ہے اور موٹا اور تازہ کر دیتا ہے۔ پھر جب وہ پھل طیار ہو جاتے اور اپنے کمال کو پہنچ جاتے ہیں تو زمین اس کو اپنی مالکانہ حیثیت سے اپنی طرف گرا لیتی ہے تا وہ اپنی جزا اس کو پہنچیں۔ پس اگر عمدہ اور نصیب پھل ہیں تو زمین پر اس کی بڑی عزت ہوتی ہے۔ اور وہ قابل قدر جگہوں میں رکھے جاتے ہیں اور اگر وہی ہیں تو خراب جگہوں میں پھینک دئے جاتے ہیں۔

اور یہ سزا و جزا گویا زمین کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ جو خدا نے اس کی فطرت کو دی رکھی ہے۔ کہ اچھے پھل وید کی چار بڑے دیوتاؤں کی قدر کرتی ہے سے کیا مرا وہ ہے۔ اور برے پھل کو

ذلیل جگہ رکھتی ہے۔ غرض وید میں بطور استعارہ کے یہ چار نام ہیں جو چار بڑے بڑے دیوتاؤں کو عطا ہوئے ہیں۔ اول اکاش یعنی آسمان جس کو اندر دیوتا بولتے ہیں وہ پانی کا داتا ہے۔ اور قرآن شریف میں ہے کہ وجعلنا من الماء کل شیء حی یعنی ہر ایک چیز پانی سے ہی زندہ ہے۔ اس لئے یہ مجازی دیوتا یعنی اندر جس کو اکاش کہنا چاہو تب مجازی دیوتاؤں سے بڑا ہے جس کی بغلوں میں سورج اور چاند پرورش پاتے ہیں۔ یہ نسبت اوروں کے ربوبیت عامہ کا دیوتا ہے۔ بعد اس کے سورج دیوتا ہے۔ جو رحمانیت کا مظہر ہے اس کی ربوبیت چاند سے زیادہ ہے۔ اور آکاش یعنی اندر دیوتا سے کم۔ اور وہ کام جو اس کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ بغیر موجودگی عمل کے درختوں پر اپنی عنایت اور کراہا ہر کرتا ہے۔ کیونکہ درخت ننگ دھڑنگ کھڑے ہوتے ہیں اور خزاں کے مارے ہوئے ایسے ہوتے ہیں کہ گویا مردے ہیں جو زمین میں گارھے گئے ہیں۔ اور تنہا دست فقیروں کی طرح ایک پائوں پر کھڑے ہوتے ہیں۔ پس سورج دیوتا ہمارے موسم میں موج میں اگر ان کو لباس بخشتا ہے اور ان کا دامن پھول اور پھلوں سے بھر دیتا ہے۔ اور چند روز میں ان کے سر پر پھولوں کے سہرے باندھتا ہے۔ اور بنرتوں کے ریشمی قبا ان کو پہناتا ہے۔ اور پھلوں کی دولت سے ان کو مال مال کر دیتا ہے اور اس طرح ایک شاندار نوشہ ان کو بنا دیتا ہے۔ پس اس کی رحمانیت میں کیا شک ہے۔ جو بغیر کسی سابق عمل کے ننگے رویشوں پر اس قدر کراپا اور مہربانی کرتا ہے۔ اس قسم کے استعارات ویدوں میں بہت ہیں کہ اول شاعرانہ طور پر معلوم ہوتے ہیں اور پھر ذرا غور کریں تو کوئی علمی چپاک بھی ان میں دکھائی دیتی ہے۔ پھر سورج کے بعد وید کی رو سے چاند دیوتا ہے۔ کہ وہ کمزوروں کے غلوں کو دیکھ کر اپنی مدد سے ان کے

اعمال انجام تک پہنچاتا ہے۔ یعنی بہار کے موسم میں پھل تو پیدا کر لیتے ہیں۔ لیکن اگر چاند ہوتا تو یہ عمل ان کا ناقص رہ جاتا۔ اور پھلوں میں تازگی اور فزہی اور طراوت ہرگز نہ آتی۔ پس چاندان کے عمل کا ہتم ہے۔ اس لئے اس لائق ہوا کہ مجازی طور پر اس کو رحیم کہا جائے۔ سو وید اس کو رحیم قرار دیتا ہے سو استعارہ کے طور پر کچھ عروج نہیں

پھر چاند کے بعد وید میں دیوتا ہے جس سے مسافروں کو جگہ دینے کے لئے اپنی پشت کو وسیع کر رکھتا ہے اور ہر ایک پھل درخت پر مسافر کی طرح ہوتا ہے آخر کار مستقل سکونت اس کی زمین پر ہوتی ہے۔ اور زمین اپنے مالکانہ اختیارات سے جہاں چاہے اس کو اپنی پشت پر جگہ دیتی ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا وجعلنا ہم البر والبحر کہ ہم نے انسانوں کو زمین اور دریاؤں پر خود اٹھا لیا ایسا ہی زمین بھی ہر ایک چیز کو اٹھاتی ہے اور ہر ایک خاکی چیز کی سکونت مستقل زمین میں ہے وہ جو چاہے عزت کے مقام پر بٹھا دے اور جو چاہے ذلت کے مقام میں پھینک دے۔ پس اس طرح زمین کا نام ملکہ یوم الدین ہوا۔ یعنی آسمان کے طور پر محیفہ فطرت کے آئینہ میں یہ چاروں اکی صفت نظر آتی ہیں۔ غرض اسی طرح خدا نے چاہا کہ اپنی صفات کو مجازی مظاہر میں بھی ظاہر کرے تا طالب حق مشاغل کو پا کر اس کے دقیق و دقیق صفات پر اطمینان پکڑے

اب اس وید کے چار بڑے بڑے تمام تحقیق دیوتاؤں کا ایک لطیف برائے ہو کہ یہ چار مجازی دیوتے وید میں مذکور ہیں۔ چار مجازی صفات اپنے اندر رکھتے ہیں۔ چنانچہ اکاش مجازی طور پر ربوبیت کی صفت اپنے اندر رکھتا ہے اور سورج رحمانیت کی صفت سے موصوف ہے اور چاند رحیمیت کی صفت سے حصہ دیا گیا ہے اور زمین

مالک یوم الدین کی صفت سے بہرہ یاب ہے اور یہ چاروں صفات مشہور و محسوس ہیں۔ اس شخص امور کی وجہ سے اکیانی لوگوں نے درحقیقت ان کو دیوتا قرار دیا ہے۔ اور ان کو رب النوع اور قابل پرستش سمجھا ہے۔ پس ان لوگوں کی رو کیلئے خدا تعالیٰ اپنی کتاب قرآن شریف میں یعنی سورہ فاتحہ میں فرماتا ہے الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین۔ ترجمہ حمد و راست اور مہما اُس بڑے رب کے لئے خاص ہے جس کا نام اللہ ہے۔ جو رب العالمین ہے اور رحمن العالمین ہے اور مالک جمیع عالم یوم الدین ہے۔ یعنی یہ مرتبہ پرستش کا خدا کے لئے مخصوص ہے۔ کہ اس کی ربوبیت اور تخت اور حاکمیت اور جزا اور سزا کے لئے مآکیت کے

KHILAFAT LIBRARY

ادب و تہذیب کوئی یہ خیال نہ کرے کہ حقیقت یہ سب دیوتا ہیں بلکہ یہ سب ایک ہی مالک کے قبضہ میں ہیں اور انسان کے فائدہ کے لئے بنائے گئے ہیں ہم نے اس مضمون میں دیوتا کا لفظ محض وید کا استعارہ بیان کیا ہے کیونکہ ان چاروں کے فیوض بموجب وید کے ایسے طور سے جاری ہیں کہ گویا اختیار سے یہ فیض پہنچا رہی ہیں مگر یہ بھلائی مخلوق ہیں اور اپنے ارادہ سے کوئی کام نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ کیا کام کرتے ہیں گویا مردہ بدست شدہ ہیں یہ چار صفات کے نمونہ جو اکاش اور سورج اور چاند اور زمین پائے جاتے ہیں یہ انسان کو غور کرنے کے لئے دئے گئے ہیں۔ تاہم صفات انہی کے سمجھنے میں یہ مدد دیوں۔ مثلاً آریہ لوگ خدا کی رحمانیت منکر ہیں اور حالانکہ سورج میں استعارہ کے رنگ میں خود حقیقت کی صفت قرار دیتا ہے یہ اسی عرصہ سے ہے تاکہ انسانوں کو اس توحید سے خدا کی رحمانیت پر نظر پڑے۔

ایک عالم اور ایک رنگ میں موجود نہیں بلکہ صفات اُس کی بے انتہا نہیں پاسکتا اور آسان اور سوج وغیرہ کی ربوبیتیں یعنی پرورشیں ایک خاص رنگ اور ایک خاص قسم میں محدود ہیں اور اس لئے اپنے تنگ دائرہ سے آگے نہیں نکلیں اس لئے ایسی چیزیں پرستش کے لائق نہیں علاوہ اس کے ان کے یہ اغال بالا ارادہ نہیں بلکہ ان سب کے نیچے الہی طاقت کام کر رہی ہے پھر فرمایا کہ اے وہ سب کے رب کہ جو بے انتہا رنگوں میں اپنی یہ صفات ظاہر کرتا ہے پرستش کے لائق تو ہی ہے۔ اور سورج چاند وغیرہ پرستش کے لائق نہیں ہیں۔ اسی طرح دوسرے مقام میں فرمایا کہ للشیء والشمس ولا للقرآن مسجد واللہ الذی خلقہن یعنی نہ سورج کو مسجد نہ چاند کو بلکہ اُس خدا کو مسجد نہ کہ جس نے یہ تمام چیزیں سورج چاند۔ آسان۔ آگ۔ پانی وغیرہ پیدا کی ہیں چاند اور سورج کا ذکر کر کے پھر بعد اس کے جمع کا صیغہ بیان کرنا اس غور سے ہے کہ یہ کل چیزیں جن کی غیرتوں میں پرستش کرتی ہیں تم ہرگز اُس کی پرستش مت کرو۔ پھر اس سورہ میں یعنی سورہ فاتحہ میں اس بات کا جواب ہے کہ جب اکاش اور سورج اور چاند اور آگ اور پانی وغیرہ کی پرستش سے منع کیا گیا تو پھر کونسا فائدہ اللہ کی پرستش میں ہے جو ان کی پرستش میں نہیں تو دعا کے پیرایہ میں اس کا جواب دیا گیا کہ وہ خدا ظاہری

دیوتا سنسکرت میں رب کو کہتے ہیں جو کسی کی ربوبیت کرتا ہے۔ یعنی پرورش کرتا ہے پس سورج بجای خود ایک رب ہے یعنی دیوتا ہے اور چاند بجائے خود ایک رب ہے یعنی دیوتا ہے ان تمام ربوں یعنی دیوتاؤں کے سر پر ایک بڑا رب ہے جو مدبر بالا ارادہ ہے اور وہی خدا ہے اُس کا نام رب العالمین ہے۔ یعنی سب کا رب اور تمام ربوں کا بھی رب ارادہ اور اختیار کا کام کرنا والا وہی ایک ہے باقی سب کلیں ہیں جو اس کے

اور باطنی نعمتیں عطا کرتا ہے۔ اور اپنے تئیں آپ اپنے بندوں پر ظاہر کرتا ہے۔ انسان صرف اپنی عقل سے اُس کو شناخت نہیں کرتا بلکہ وہ قادر مطلق اپنی خاص تجلی سے اور اپنی زبردست قدرتوں اور نشاؤں سے اپنے تئیں شناخت کرتا ہے۔ وہی ہر کہ جب غضب اور تہمات اُس کا دُنيا پر بھڑکتا ہے تو اپنے پرستار بندوں کو اُس غضب سے بچا لیتا ہے وہی ہے جو انسان کی عقل کو روشن کر کے اور اُس کو اپنے پاس سے معرفت عطا کر کے گراہی سے نجات دیتا ہے۔ اور گمراہ ہونے نہیں دیتا۔ یہ سورہ فاتحہ کا خلاصہ مطلب ہے جبکہ پانچ وقت مسلمان نماز میں پڑھتے ہیں۔ بلکہ دراصل اسی دعا کا نام نماز ہے اور جب تک انسان اس دعا کو درودِ دل کے ساتھ خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر نہ پڑھے اور اُس کو وہ عقدہ کشائی نہ چاہے جس عقدہ کشائی کے لئے یہ دعا کھلائی گئی تھی تب تک اُس نے نماز نہیں پڑھی

نوٹ نکات۔ رائیں

کیا وید میں جہاد کا ذکر نہیں | بھارت کا ایڈیٹر لکھتا

ہے کہ وید میں کہیں بھی جہاد کا ذکر نہیں۔ ہاں البتہ ”وید میں یدہ کا ذکر آتا ہے۔ اور وہ بھی اس لئے کہ بغیر اس کے کشاتر دھرم کا ورثہ غیر ممکن ہے“ اب حیرانی کی بات یہ ہے کہ ایک طرف تو ایڈیٹر لکھتا جہاد کے نام سے دور بھاگتا ہے اور دوسری طرف دھرم کا ورثہ اشاعت مذہب کے لئے یدہ (دلائی) کو ضروری سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ بغیر اس کے اشاعت مذہب ناممکن ہے۔ کیوں ہنویج پج ہی ہے۔ آخر پھوٹ پھوٹ کر نکلتا ہے۔ الحمد للہ کہ اسلام نے اشاعت مذہب کے لئے کہیں بھی دلائی کو جائز نہیں رکھا۔ البتہ۔ ویفنس اور دفاع

کی اجازت دی ہے۔ اور پھر اس میں بھی لا اعتدال ہے۔
کی شرط لگا دی ہے۔ یعنی حد سے نہ بڑھو۔

جب سے جاپان
اہل جاپان اور آریہ سماج میں تیرا سلام کا طلوع ہوا

اور ہندوستان کے مسلمانوں میں اس کے لئے خاص جنبش پیدا ہوئی ہے تب ہی ہمارے آریہ بھائی دل ہی دل میں بہت کچھ سوچ رہے تھے۔ چنانچہ بھارت کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔

”مسلمان بھائی جس دیر سے لوگوں کو حضرت محمد کی نبوت کے سایہ تلے لائیکو شش کر رہے ہیں۔ وہ خواہ ایک غلط کام ہوئے کیونکہ اسے اپنے نتائج کے لئے کیسا ہی نقصان وہ کیوں نہوں مگر اس سے انکار نہیں کہ اس غلط عقیدہ کے پرچار کے لئے وہ خاص جدوجہد کر رہے ہیں۔“

آریہ سماج کے جوشیلے پرچہ بھارت کے ایڈیٹر نے اہل اسلام پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ایک غلط عقیدہ کا پرچار کرتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ غلط عقیدہ کو مناسبتاً ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ یعنی توحید کی بشارت۔ اب ہم آریہ سماج کے صحیح عقائد پر بھی ذرا اجالی نظر ڈالنی چاہتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ ہمارے آریہ بھائی کس برتنے پر استغور دیدہ دیری سے اردوں کے منہ آتے ہیں قطع نظر آریہ سماج کے اس مسلم عقیدہ کو جو اپنی پوترائی اور پاکیزگی کے سبب کافی سے زیادہ شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اس سے ہم اس کا یہاں ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ البتہ اسلامی توحید اور آریہ سماج توحید کا ذرا موازنہ درمقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں اسلام

لا الہ الا اللہ کی بشارت دیتا ہے وہاں آریہ سماج جہ الگ الگ مگر معبر نادیدنی چیزیں مانتا ہے۔ (۱) برہمن یعنی خدا۔ (۲) مادہ یعنی پرمانو۔ (۳) آتما یعنی روح (۴) کال یعنی وقت (۵) اکرم یعنی کام (۶) بھید یعنی ارادہ

ہے بین تفاوت از رہ کجاست تا بہ کجا

مزید برآں اور پھر اسپر بھی طرہ
مزہ کی بات یہ ہے کہ

ہمارے آریہ دوست از روئے دیدن ستران مسلمہ چھ انادی اور ازلی خداؤں کے مسلمان جو کہ ایک وعدہ لاشریک کی پوجا کرنے والے ہیں ان کے منہ آتے ہیں۔ اور نہ صرف منہ ہی بلکہ اسلام کی اس ”توحید کو غلط عقیدہ کہنے کی جرات کرتے ہیں۔ اور اپنی ان مسلمہ چھ پریشوروں کے عقیدہ کو تو صحیح عقیدہ کہتے ہیں۔ اگر اہل جاپان ان مسلمہ چھ پریشوروں سے خوش ہو سکتے ہیں تو چشم مار و شن دل ماشاد مگر نہیں۔ بھارت کا ایڈیٹر اپنی کمزوری کو خوب محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ آگے چلکر اس کمزوری سے اپنے بھائیوں کو بدیں الفاظ متنبہ کرتا ہے۔

وہ جاپانی لوگ بہت آسانی سے دیکر سدھانتوں کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔ مگر جب آپر ایک دفعہ اسلام کے غلط عقائد کا پردہ پڑ گیا تو ہمارا کام بہت مشکل ہو جائیگا۔“

مہاشبھی یہ کیوں نہیں کہتے کہ جب وہ ایک وعدہ لاشریک کے جھنڈے تلے آگئے تو پھر چھ خداؤں کا منوانا ہمارے لئے مشکل ہو جائیگا۔

آریہ صاحبان کی تیز رفتاری
اور ہماری سہل انگاری

خوش کرنے کے لئے یہ کہیں کہ آریہ سماج کو شدھی میں کامیابی نہیں ہوئی۔ مگر درحقیقت آریہ سماج نے اس میں ایک نمایاں کام کیا ہے۔ گو اس وقت ہمیں معلوم نہیں ہوتا۔ مگر ایک وقت آنے والا ہے جبکہ اس سوال کو نہایت سختی سے محسوس کیا جائیگا ایک آریہ اخبار لکھتا ہے کہ ہم انوسلم شدہ کئے گئے ہیں۔ اور دو تین اور گائوں کے باشندے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں شدھی سبھا کے ناظم

ان کی شدھی کرنے کے درپے ہیں۔

مگر دوسری طرف مسلمان ہیں کہ وہ اس طرف سے قطعی آنکھیں موند کر جاپان میں اشاعت اسلام کے ریزولیوشن پاس کر رہے ہیں۔ حالانکہ تنوچ اور گنداونہ وغیرہ کے گرد و نواح میں کئی ایسے مسلمان پائے جاتے ہیں جو اپنے مذہبی تیوہار میں بجائے نماز روزہ کے پنڈت سے سخت اور غیرہ کھتے ہیں۔ اور ان کی ہر ایک بات میں ہندوانی جھلک پائی جاتی ہے مگر اس طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ کہ ان میں واپسین بھی کچھ انھیں مذہب اسلام سے آگاہ کیا جاوے اور ان بھڑے ہوئے بھائیوں کو جو ہمارے غفلت اور مستی کی وجہ سے دائرہ اسلام سے دور ہو کر جا رہے ہیں گلے لگایا جاوے۔ آہ ہماری ہمتی سے ہمارے ہر ایک کام میں فیشن بگھر کر گیا ہے ہماری انجمنیں سمجھی ہوئی ہیں مگر اگر ہم مسلمان بنائیں گے تو جاپان اور یورپ کو ”ہم کالامین کو مسلمان بنانا نہیں مانگتا۔“ حالانکہ ہمیں ان برائے نام مسلمانوں میں نہایت آسانی سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت سے لیتے ہیں۔ اسلامی شعار کو اپنا طرز عمل بنانے کے خواہشمند ہیں۔ مگر ہماری مستی اور کابلی کی وجہ سے وہ اپنی ہمسایہ قوم کے زیر اثر ہو کر دام اور کرشن اور دیوی کی بھی پوجا کرنے لگ پڑے ہیں۔ مگر کوئی ایسا درد مند نہیں کہ جو ان میں جا کر انھیں نماز روزہ سے آگاہ کرے۔ کہنے کو بیسیوں نہیں سینکڑوں اسلامی انجمنیں ہیں جو ایک ہی ریزولیوشن سے جاپان و یورپ چھوڑ کر دنیا کو مسلمان بنا دینگی مگر عملی کام کی یہ حالت ہے کہ ہماری غفلت سے روز افزادہ مسلمانوں کے گائوں کے گائوں اسلام کے سایہ عاطفت میں جا رہے ہیں۔ اور ہماری ہمسایہ قوم آریہ نہایت سختی اور استغفال سے ہماری بھائیوں کو اپنی اندر جذب کر رہی ہے۔ خدا ہی ہے جو ہمارے دل میں اس کام کے لئے درد پیدا کر دے اور ہم ان روز افزادہ

بھائیوں کو اپنے گلے لگائیں۔ کیا اسلامی نہیں
اسپر غور کریں گی۔

قرآن شریف کا گورکھی ترجمہ

میں آئے۔ گوہ ہندوستان کی مختلف زبانوں
میں قرآن کریم کا ترجمہ کر دیتے تو آج ہندوستان کے
زیادہ حصہ اسلام کے سایہ عاطفت میں پاتے
کیونکہ انسانی فطرت بالطبع پاکیزہ و معصوم و توحید کی بشارت کی
خواہا رہے۔ ہندوستان کی مذہبی کتابوں میں
کوئی بھی ایسی کتاب نہیں جو قرآن شریف کی طرح
توحید کی بشارت دیتی ہو اور حقوق اللہ اور
حق العباد پر بحث کرے۔ یہ شرف صرف ہمارے
جان و مال سے پیارے قرآن شریف کو ہی ہے۔
ہم لوگوں سے یہ بڑی کوتاہی ہوئی کہ آج تک ہم نے
ہندوستان کی دیسی زبانوں میں قرآن شریف
کا ترجمہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ہمارے علماء
نہیں تھے اور مہابھارت کے تراجم تو خارجی
یہ مگر قرآن شریف کا ترجمہ ہند کی
دیسی زبانوں میں نہ کیا۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہندوستان
کے مختلف افراد قرآن شریف کی بشارت
سے محروم رہے۔ یہ ہماری ایسی سستی تھی جس
کا خیارہ ہم اس صورت میں اٹھا رہے ہیں۔
کہ آج غیر مذاہب والے غیر زبانوں میں قرآن کریم
کا غلط ترجمہ کر کے اوروں کو پیارے اسلام کے
بدظن کر رہے ہیں۔ یہ کیوں۔ صرف اس لئے
کہ انھیں یہ امر ایک دو کی طرح معلوم ہو
کہ اگر مسلمانوں نے قرآن کریم کا ترجمہ ہماری زبان میں
کر دیا تو ہماری قوم قرآن شریف کی تعلیم پر گرویدہ
ہو جائیگی۔ اس لئے کیوں ہو کہ ہم ہی پہلے سے
قرآن شریف کا غلط ترجمہ کر کے لوگوں کو اس طرف سے
بدظن کر دیں۔ اس نکتہ خیال سے سکھوں نے
قرآن شریف کا گورکھی غلط ترجمہ کیا ہے۔ الحمد للہ

کہ اس کے ادفاع کے لئے مسلمانوں میں کچھ
جد و جہد ہو رہی ہے۔ اور وہ اس بات کے خواہشمند
ہیں کہ کچھ صاحبان نے جو گورکھی میں قرآن کریم
کا غلط ترجمہ کیا ہے اس کا ضرور ازالہ ہونا چاہئے
آج تک اس کا ریزہ حب ذیل احباب و کرام نے
حصہ لیا ہے۔ انجیم المکرم مفتی محمد صادق صاحب
ایڈیٹر بدر عہد ماسٹر ٹیلر عبدالعزیز صاحب بھنؤ
ع۔ منشی محمد یوسف صاحب سکریٹری انجن
احمدیہ مردان ممبئی۔ جناب شیخ ہاشم علی صاحب
لکھنؤ۔ جناب اکبر علی صاحب سے منشی کریم صاحب
بخش صاحب پٹواری عہد جناب ذوالفقار خان صاحب
قرآن شریف کے گورکھی ترجمہ کے خرچ کا اندازہ
کم از کم ایک ہزار روپیہ ہے گو اس حساب سے
چندہ کی رفتار بہت دھیمی ہے مگر قطرہ قطرہ سے
دریا بن جاتا ہے۔ اگر ہزار آدمی ایسے نکل آئیں
جو اس کا ریزہ میں ایک ایک روپیہ دیدیں تو یہ
کام نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ایک
بغیر طلبان ملت جو چاہتے ہیں کہ ہمارے پیارے
قرآن شریف کی آواز ان لوگوں کے کانوں تک
پہنچ جائے جو مراطہ مستقیم اور معرفت تمارک کے
از حد خواہشمند ہیں انھیں چاہئے کہ وہ اس کا ریزہ
میں حصہ لیکر قرآن شریف کی علالت سے
ادروں کو بھی شیریں کام کریں۔

پچھلے ہفتہ میں

حب ذیل احباب

کرام نے نوز کی ترویج

اشاعت میں مرہا

نوز کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت

کوشش فرمائی۔ جناب شیخ عمر الدین صاحب ۱
خریدارہ جناب شیخ نظام الدین صاحب کورٹ
ان پکٹر ۲ جناب ڈاکٹر محمد امین صاحب ۱۔ جناب
منشی عبدالرحمن صاحب ۱۔ جناب منشی احمد حسن
صاحب ۲۔ جناب منشی فتح محمد خاں صاحب ۲
منشی مولوی محمد علی صاحب اجنا شیخ اللہ وانا صاحب ۱۔

جناب منشی عمر الدین صاحب ۱۔ ہماری ورد دل سے
یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو جنہوں نے
نوز کی ترویج اشاعت میں مرہا کوشش فرمائی
اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرماوے۔ اگر نوز کا ہر ایک خریدار
نوز کے لئے اول دو یا کم از کم ایک ایک خریدار دیکھ
تو نوز بہت کچھ موجود تفکرات سے آزاد ہو کر نہایت
عمرگی سے دینی خدمت بجالاوے۔ نوز جس خلوص
قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا
آور می خدمتیں مشغول ہے وہ آپ صاحبان سے
مخفی نہیں۔ ہر ایک خریدار کے لئے دو یا ایک
خریداروں کا پیدا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ وہ کوئی
نوز کا خریدار ہوگا جس کے ایک یا دو دوست ہوں اور
پھر وہ کوئی دوست ہو گئے جنہیں نوز کی خریداری
کے لئے کہا جاوے اور وہ نوز سے انکار کر دیں۔

صرف سستی ہے اور کچھ نہیں۔ ایک غیر مسلم اخبار
جسے جلدی ہوئے بعد شکل چھ ماہ ہوئے ہو گئے
اس کی اشاعت دو ہزار بھی زیادہ بڑھ گئی ہے اس
اخبار کے بعض خریداروں نے سو سو خریدار دینے کا
وعدہ کیا ہے جس صورت میں آپکی ہمتا قوم کے افراد
اپنے اخبارات کے لئے سو سو خریدار دینے کا وعدہ
کرتے ہیں تو کیا آپ دو دو خریدار بھی نہیں دے
سکتے۔ آپ نے نوز میں پڑھا ہوگا کہ ایک بچہ نے
صرف ایک ہفتہ کے اندر اندر نوز کے لئے پندرہ خریدار
پیدا کر دیئے۔ تو بھلا آپ دو دو یا ایک ایک خریدار بھی
میا نہیں کر سکتے۔ ضرور کر سکتے ہیں۔ ایک یا دو خریدار
کا پیدا کرنا مشکل ہی کیا ہے۔ صرف تھوڑی سی ہمت
دیکھا ہے۔

جس جوش اور تہذیب کے
ساتھ مسیحی لوگ ہندوستان
میں اپنے مذہب کی اشاعت
کر رہے ہیں ان کا یہ
جوش ہمارے لئے نہ صرف قابل سبق بلکہ قابل شکر
ہے۔ مسیحی لوگوں نے نہ معلوم اپنے مذہب کی اشاعت

عیسائیوں کے کام کرنا سبق سیکھنا

کے لئے کس قدر انجمنیں بنا رکھی ہیں۔ جن میں سے ایک اصل ستیارتھ پرکاش دہی ہے۔ اور نئے بنگال بھر میں انجیل کا پرچار کرنے کے لئے اس کو کئی زبانوں میں چھپوایا گیا۔ چنانچہ بنگالی بھاشا میں ۵۸۲۰ جلدیں فروخت اور تقسیم ہوئیں۔ آریہ بھاشا یعنی ہندی اور دیوناگری میں ۲۱۰۲۰۹ جلدیں اور انگریزی میں ۲۸۲۰۱۲ جلدیں اس کی تفصیل یوں ہے۔ ۳۳۰۱ - انجیلیں ۳۲۸۶ - نئے عہد نامہ اور ۵۲۹۵ - حقے انجیل کے (فروخت اور تقسیم ہوئیں۔ اردو - نیپالی - اوریا - کھاسی - سنٹالی - اور لٹائی زبانوں کے ذریعہ تقسیم شدہ جلدوں کی تعداد الگ رہی۔ اب اس کے مقابلہ میں جب ہم اپنے کام پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم مارے ندامت کے درمیان حیرت میں ڈوب جاتے ہیں۔ آج تک ہمارے پیارے قرآن شریف کا ترجمہ سوائے دو تین زبانوں کے اور کسی زبان میں نہیں ہوا۔ اور دوسری طرف عیسائیوں نے ہم مختلف زبانوں میں انجیل کا ترجمہ کر کے دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلا دیا ہے۔ اور ابھی تک ان کی تسلی نہیں ہوئی۔ اور وہ اور زبانوں میں انجیل کا ترجمہ کرنے کی فکر میں ہیں۔ دوسری طرف ہم ہیں جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم قرآن شریف کی حلاوت ہے تمام دنیا کو شریں کام کرینگے۔ مگر عملی حالت یہ کہ سوائے ایک دو زبانوں اور کسی زبان میں بھی پیارے قرآن شریف کا ترجمہ نہیں ہوا۔

مذہبی دنیا میں یہ بات خوشی سے سنی جائیگی کہ ہمارے دھرمپال جی اس نایاب اور کھوکھوے ہوئے ستیارتھ پرکاش کے اول ایڈیشن کا اردو ترجمہ کر رہے ہیں اور کہیں کہیں اس پرانے ستیارتھ پرکاش میں یہ بڑی خوبی ہے۔ کہ اس میں نئے ستیارتھ پرکاش کی طرح مختلف ہادیان مذاہب کی شان میں برا بھلا نہیں کہا گیا بلکہ وہ مختلف مذاہب کے کھنڈن کا باب قطعی طور پر نہیں۔ اور کہا جاتا ہے

کیا آریہ سماج کھنڈن چھڑو گی جبکہ ہندوستان کی ہر چار طرف سے صلح - آشتی - امن کی کار ہو رہی ہے۔ حتیٰ کہ خود آریہ سماج سے بھی کئی ہی خواہان مخلوق باہمی صلح اور آشتی کے لئے آواز بلند کر رہے ہیں۔ لالہ گھاسی رام جی ایم - اے - لالہ لکسیر جی پلیڈر - جاندھر - مہاشہ دھرمپال نے غیر مذاہب کے کھنڈن کے جو مضامین اور باہمی تنفر اور آزدگی کے نتائج سے آریہ سماج کو آگاہ کر کے اسے ترک کرنے کی ہدایت فرمائی تھی اس سے کچھ امید پڑتی تھی کہ شاید ہمارے ہی مدت کا انجلی ہوئی گتھیاں شاید سلجھ جائیں مگر وہ اور چہ نیا ایم و فلک درچہ خیال، آریہ گزٹ ۲۰ جیت کے صفحہ ۶ پر آریہ سماج کے مشہور لیکچرر پنڈت جگت سنگھ کے لیکچر کا ایک خلاصہ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر نے بڑے فخر سے شائع کیا ہے جس میں انھوں نے آریہ سماج کو زوردار الفاظ میں یہ نصیحت کی ہے کہ

کھنڈن کی پالیسی ترک کر نیے آریہ سماج کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے اس لئے اسے ہرگز ترک نہیں کرنا چاہئے

ایک نیک کام - چرلے ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ

ایک نیا مذہب | آزادی کا زمانہ ہے جو جبکہ جی چاہتا ہے کہ کتابے - آزادی ہمارا کی برکت ہے کہ آجکل طرح طرح کے مذہب جاری ہو رہے ہیں چنانچہ معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب بروہان نے بھی ایک جدید مذہب جاری کیا ہے اور خود مہاراجہ صاحب اس کے اوتار یعنی پیغمبر ہیں جب تک کوئی شخص اس مذہب میں داخل ہو

اب ہم ان الفاظ کو پڑھ کر سوچتے ہیں کہ ہندوستان کی تیرہ سو سالہ تاریخ اور کیا کر سکتے ہیں۔

ہم نے پہلے بعض اوقات دو خریداریوں اور ۱۹۲۰ء کی شرح نوز میں شائع کی شرح نوز کی تھی۔

× × × × × مگر نوز میں شائع ہونے کے بعد اکثر دوستوں نے یہ مشورہ دیا کہ اگر گرنٹھ کی شرح کو جو حقیقت ایک قیمتی معلومات کا ذخیرہ ہے اسے نوز میں شائع نہ کیا جاوے بلکہ الگ الگ کے ساتھ بطور ضمیمہ کے چند صفحات شائع کئے جاویں تاکہ اخیر پر وہ ایک کتاب کی صورت میں آسکے۔ سو سرپرستان نوز کیمڈت میں اتنا ہے کہ اگر ہر ایک نوز کا خریدار نوز کے لئے کم از کم دو خریدار دیدے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ گرنٹھ کی شرح نوز کے ساتھ الگ ۸ صفحہ بطور ضمیمہ شائع کرتے رہینگے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اکیس سال میں ۱۹۲۰ء صفحہ کی ضخیم کتاب آپ کے پاس پہنچ جائیگی۔

اور گرنٹھ کی شرح کوئی ایسی معمولی کتاب نہیں یہ حقیقت ایک قیمتی معلومات کا ذریعہ ہے۔ جس سے کما حقہ چلتا ہے کہ گرنٹھ دراصل قرآن شریف کی پاک آیات کا ترجمہ ہے۔ آپ خیال فرمائیے کہ ایسی کتاب کی کس قدر ضرورت ہے۔ آج تک جبکہ شرح گرنٹھ نوز میں شائع ہو چکی ہے بفضل خدا کسی کے گمبائی کو اس کے ایک فقرہ کی تردید کی جرأت نہیں پڑی

ایک نیا مذہب | آزادی کا زمانہ ہے جو جبکہ جی چاہتا ہے کہ کتابے - آزادی ہمارا کی برکت ہے کہ آجکل طرح طرح کے مذہب جاری ہو رہے ہیں چنانچہ معلوم ہوا کہ مہاراجہ صاحب بروہان نے بھی ایک جدید مذہب جاری کیا ہے اور خود مہاراجہ صاحب اس کے اوتار یعنی پیغمبر ہیں جب تک کوئی شخص اس مذہب میں داخل ہو

رام ایک مسلم کی نگاہ میں

جو اپنی جزا دینا میں پریشور کا تابع ہے

ممبر ۲۔ آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ انسان اپنے باپ

کی سزا دینا ہی میں حیوانات و نباتات و جادات کی جوں

میں جاکر بھگتا ہے۔ اس سوال یہ ہے کہ صطرح گوشت

وقت کے قانون میں یہ بات معین کر دی گئی ہے کہ

جو چوری کرے گا وہ سزا پائیگا اور جو کسی کی گردن مارے گا

یہ سزا اس طرح آریہ سماج کی الہامی کتاب یہ بتاتی ہے

کہ نہیں کہ جو شخص ظالم یا کرگاہ اس جوں میں جاکر یہ سزا

بھگتیگا اور جو جھوٹ بویگا وہ اس جوں میں جاکر یہ سزا

بھگتیگا۔ کیونکہ جب تک سزا مقرر کر کے جلا نہیں دیا

جاتا ہے انسان اس گناہ سے بچنے کی چنداں کوشش

نہیں کرتا۔ ہاں البتہ جب اس کو سزا سے آگاہ کر دیا جاتا ہے

بے اور وہ اس کے آئندہ تاج پر غور کرتا ہے تو وہ

آئندہ کے نظارے اس فعل کے ارتکاب سے روکتا ہے

ہیں۔ اگر نہیں بتلایا گیا ہے تو دیدوں کی تعلیم میں جیسا

کچھ نقص ہے ظاہر ہے محتاج بیان نہیں۔ اور اگر بتلایا جائے

گیا ہے تو بوجہ الہ وید منتر بیان کر دو۔

KHILAFAT LIBRARY

قرآن پر پیغمبری یعنی تفسیر طبری مصنفہ قاضی محمد ثناء اللہ صاحب

پانی پتی ہے یہ امر تو مسلم ہے کہ بہترین مفسر معانی اسرار قرآنی

بنی سلم ہیں جبکہ اس تفسیر میں ہر آیت کی تفسیر آیات و احادیث سے

لیگنی ہو تو یہی تفسیر بہترین تفسیر ہے۔ قاضی صاحب کو بوجہ ان کے کمال تجسس

ان کے پیر صانع علیہ الرحمۃ بلقب علم الہدی اور شاہ عبدالغنی صاحب

محدث دہلوی بلقب بیہقی ثانی فرمایا کرتے تھے کہ میں دہلوی

رکن الدین صاحب حصار نے ابتدائی چار سو تین چھوٹی اس

اب پانچ سو تین سورت مادہ و چھوٹی جلد ہی ہو اور سورہ والناس تک انسان

تک مسلسل چھپوا کر انشاء اللہ ابتدائی چار سو تین بھی چھپوا جائیگی تفسیر طبری

انکے سلسلے طبع ہوتی کہ اس کے صرف پانچ ہی نسخہ جات تلمیذ ہندویوں نے

یہ ہیں مختصر مضامین تفسیر میں شان نزول آیات تفسیر ہر آیت با حادیث

تفسیر روایات تطبیق آیات آیات مذہب قرآن و سببیان مفسحات و حکمت

بیان ناسخ و نسخ تفسیر صاحب کرام و سرایا و غزوات و قصص و حکمت تفسیر

ترویج مذہب و غیرہ معجزات انبیاء کرام مذہب انہم حقیقی شافعی جناب

لے کا پتہ محمد بخش کبیوہ دروازہ میرٹھ

تکیم کو اس کے اصول نہیں بتائے جاتے

چیف کورٹ پنجاب

ہندو منصفوں کی کثرت

نے حال میں جو

مسلمان ایک عیسائی

اور ایک بھگت پارتھیشل امیدواران منصفی کا انتخاب

کیا ہے اس پر بعض ہندو اخبارات شور مچا رہے ہیں

حالانکہ اگر وہ ذرا بھی انصاف سے کام لیتے تو انھیں

انتخاب مذکور کے حق بجانب ہونے میں مطلق شبہ

نہ رہتا۔ منصفی میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم

ہے۔ نہ صرف ۵۴ فیصدی آبادی رکھنے کے لحاظ

سے بلکہ ان وجوہ سے بھی کہ اکثر مقروض مسلمان

ہوتے ہیں جو سود و سود کے پیچھے پھیر میں مہاجنوں

اور بینوں کی غیر محدود حرص و طمع کا شکار ہو جاتے

ہیں۔ اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ان بیزبان غریبوں

کی بھی کچھ نہ کچھ حق سنی کی جائے۔ تازہ ترین سرکاری

اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب میں ۱۵ ہندو

اول درجہ کے منصف ہیں۔ مسلمان درجہ اول کا

منصف شاذ و نادر کوئی ہوگا۔ ۱۷ درجہ دوم کے

ہندو منصفوں کے مقابلہ میں صرف ۸ مسلمان

درجہ مذکور میں ہیں ۲۵ ہندو اور ۲۹ مسلمان تیسرے

درجہ کے منصف ہیں ۵ ہندو اور ۲ مسلمان قائم

مقام منصف ہیں۔ دونوں قوموں کے منصفوں

کی میزان علی الترتیب ۶۲ و ۳۹ ہوتی ہے۔ حالانکہ

بہ لحاظ آبادی ۶۲ ہندو منصفوں کے مقابلہ میں

مسلمان منصفوں کی تعداد ۸۰ سے زائد ہونی چاہئے۔

مگر وہ اس سے نصف بھی نہیں۔

ممبر ۱۔ جب جو کو پریشور نے

پیدا نہیں کیا ہے بلکہ اذی و

ابدی صفت میں دونوں یکساں

ہیں نیز جو اوپر پریشور و دونوں

چیتن بالذات (رذی عقل) ہیں اور طبیعت دونوں کی

پاک و صاف ہے اور ہر ایک اور غیر فانی دونوں ہیں

تو پھر تیار کردہ کون ایسی چیز ہے جس کے سبب سے

راڈیٹر "نور" نے اخبار "ہندو" لاہور کے رام بھر کیلئے لکھا

ایڈیٹر صاحب "ہندو" کی فرمائش ہے کہ میں ہندو کے

رام بھر کے لئے شری راجندر کے متعلق کچھ لکھوں

بہ تعین ارشاد گذارش ہے کہ مجھے میرا پیارا اسلام یہ

ہدایت فرماتا ہے کہ میں سب مہاجر شوں کی عزت کروں۔

خواہ وہ کسی قوم یا کسی ملک میں مبعوث ہوئے ہوں۔

خدا نے ہر ایک قوم میں وقتاً فوقتاً تائید بھیجے ہیں جیسا کہ

قرآن شریف کی اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے وان

من قریۃ الاخلاۃ فیہما نذیر۔ اس لئے ہمارا

ایمان ہے کہ ہندوستان میں بھی نذیر و اشیر آئے

آئندہ کے نظارے اس فعل کے ارتکاب سے روکتا ہے

ہیں۔ اگر نہیں بتلایا گیا ہے تو دیدوں کی تعلیم میں جیسا

کچھ نقص ہے ظاہر ہے محتاج بیان نہیں۔ اور اگر بتلایا جائے

گیا ہے تو بوجہ الہ وید منتر بیان کر دو۔

عزت و تکریم واجب ہے۔

راجندر کی خاندانی عظمت اور حالات زندگی میں دوسروں

کے لئے چھوڑتا ہوں۔ میں صرف ان کی زندگی سے

جو سبق ہمارے لئے مل سکے ہیں ان پر مختصر نظر ڈالتا

ہوں۔

طاعت پدری کا کامل نمونہ

بجائیت ایک بیٹے کے فرما بردار اور سعادتمند سپوت

طاعت پدری کے لئے انھوں نے جو نمونہ دکھایا اسکی

نظیر کم ملتی ہے۔ ہندوستان کے بچوں کے لئے

ہمارا راجہ راجندر راجی کا یہ فعل ایک اسوہ حسنہ کا کام دنیا

سیری طبیعت اللہ تعالیٰ غفور و خیر والی بنائی ہے

تدبر سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ مہاجر شوں کی زندگی

میں ضرور کچھ نہ کچھ شاہت پائی جاتی ہے۔ اگر راجندر

جی مہاراج نے اپنے باپ کے حکم کو بجالانے کے

لئے راج پاٹ کو تیار کر چودہ برس کے بن باس کو سنی

ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ آپ کو ستیا جی سے بڑی
محبت تھی۔ اور وہ جن وعقیدت کی دیوی تھی۔ اور
باوجود ایسے شدید تعلق کے بھی ۱۴ سال کی مجرد
زندگی کو آپ آسانی سے برداشت کرنے کے لئے
طیار ہوئے۔ غرض بنیاس کے وقت جس زبردست
آزائش سے آپ نکلے ہیں اُسے بے نظیر اخلاقی فتح
کہنا چاہئے۔

لئے آزمائش سے جرحہ کر اور کوئی کسوٹی نہیں ہو سکتی۔
جب راؤن کی بہن سرورپ نکھانے بن میں آکر آپکے
شادی کرنی چاہی۔ مگر راجندر نے اپنی اعلیٰ درجہ کی
پاکیزہ فطرت کا ثبوت دیا۔ اور جن کی کرشمہ ساز یوں نے
آپکے امیر نہ کیا۔ یہ کیسا اعلیٰ نمونہ ہے۔ آزمائش ہی
کھرے اور کھوٹے کی کسوٹی ہوتی ہے۔ مہاراشوں
کی زندگیاں آزمائش کی بھٹی میں پڑ کر اور بھی پاکیزہ اور
پوتر ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ پہلے سونا ہوتے ہیں تو آزمائش
کے بعد یہ کندن بن جاتے ہیں۔

کی خدمات حاصل کیں اور وہاں جاکر جس جس د خوبی
کے ساتھ آپ نے ڈسٹو نے اس جگہ کی حفاظت
کی وہ اظہر من الشمس ہے۔ جب بشواتر انھیں لگ
کے لئے مانگئے گئے ہیں تو ایک راکششی نے
رام کا مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر رام نے اس پر حملہ نہ کیا محض
اس خیال سے کہ عورت پر ہاتھ اٹھانا منع ہے
بالآخر جب انھیں معلوم ہوا کہ وہ مجسم پاپ ہے
تو قتل کر دیا۔ اگر اس واقعہ کو استعارہ کے طور پر لیا
جاوے تو اس کے معنی دو کراں الفاظ میں یہ ہیں
کہ رامچندر کی لائف ایک پاکیزہ زندگی تھی دسکھوں
نے گناہ پر فتنہ حاصل کر لی تھی اور میرے خیال میں
یہی بات ہے کہ نہ کہاں راکششی اور کہاں رام

رام کی شہزوری اور بہاوری

رام کی شادی کا واقعہ بتاتا ہے کہ وہ ایک بہادر اور شجاع جوان تھا کیونکہ مقابلہ میں اُنھوں نے اُس کمان کو توڑ کر فتح حاصل کی جبکہ جنبش دینے سے بہادرش کے تمام راجکار عاجز آچکے تھے۔ بن باس کے وقت راجپنڈر جی کا چو ایک اور مخفی چوہر ملام ہوا۔ وہ یہ تھا کہ اُنھیں اپنے قوی پر اپنا کنٹرول تھا۔ سیتا جی ساتھ جانا چاہتی ہیں اور آپ رہ سکتے

ہوا خواہ مگر ایک خاص اور کے پیدا ہو جانے سے سلطنت
تو تیاگ دینا آسان امر نہیں۔ اس سے صرف انجمنہ
جی کی اطاعت پر ہی ہی کا ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ انکی کمال
دانشمندی اور دور اندیشی کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اگر
راجہ راجندر جی اس وقت اپنے باپ جستر تھ کی بابت
نہ ملنے اور بن باس اختیار نہ کرتے تو کیا شبہ ہے
کہ جو دھبیا میں خون کی ندیاں بہ جاتیں۔ اور خانہ ان جستر تھ
میں خدا جلنے کیا سے کیا ہو جاتا۔ اگر اس واقعہ بن
باس کو زانی کیلکی ہی کی سازش کا نتیجہ قرار دیں تو بھی
راجندر جی کی کمال دانائی کا پتہ ملتا ہے۔

بن باس کی حکمت

مگر دراصل بات یہ ہے کہ ایک ہونیوالے

راجہ کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ گرم سرور و زگار چٹیدہ ہوتا۔ اور اس کی فطرت میں جفاکشی اور بربر و باری کی غارت پائی جاتی۔ اور محض ناز و نفعت میں پرورش یافتہ نہوتا۔ کون نہیں جانتا کہ صرف ناز و نفعت کی پرورش انسان میں ایک بے زمانہ سیرت پیدا کر دیتی ہے اور اس کی نزاکت طبع زمانہ کے اوپچ بیچ کی تحمل نہیں ہو سکتی انسان میں مردانہ فطرت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ زمانہ کے گرم دس سرور کو دیکھے

انہیں اس کو دیکھ کر انہیں چوہ

KHILAFAT LIBRARY

اخباری دنیا کا مد و جزر

اگر کوئی ہندو اسے آبائی مذہب کو چھوڑ کر غیر مذہب میں داخل ہو جاتا ہے تو کروڑوں ہندوؤں کے کانوں پر جوں تک نہیں بینگے۔ بلکہ وہ اپنی بے عقلی اور کوتاہی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ”خن کم جہاں پاک“

اگر ان کی توجہ اس طرف کھینچی بھی جاتی ہے تو جواب ملتا ہے کہ جو بھرتھ ہو گیا اسے جانے دو۔ عقلمند یہ نہیں سمجھتے کہ ہندو جاتی کا اگر ایک بچہ دوسری قوم یا مذہب میں شامل ہوتا ہے تو ہندو جاتی کے رد بازو دو آنکھ دو ٹانگ ایک زبان ایک سر اور سب سے بڑی ایک آتما ان میں سے نکل کر غیر میں جا ملتی ہے۔ رام اور کرشن کے نام پر فخر کر نیوالا ان کا ایک سپوت ان لوگوں کے چرنوں سے ہمیشہ کے لئے الگ ہو کر اردوں کے بزرگوں کو اپنا بزرگ ماننے لگتا ہے اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ رام اور کرشن کی پوتریا دگروں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ ایک گنو بھگت گنو گھاتا ک بن جاتا، وہ اکیلا ہی نہیں جاتا بلکہ اس کے دو سر مذہب میں شامل ہو جانے کے بعد اس کی اولاد اور بچے ہندو جاتی کی گود میں سے نکل کر غیروں کی گود میں جگہ پائینگے اور جتنے بچے اس طرح ہندوؤں نے علیحدہ ہونگے وہ وید، شاستر اور بھارت مانا کی سیوا اور بھگتی کا دم بھرنے کی بجائے روم، کابل، ایران اور یورپ کے خواب دیکھینگے اور پنے دھرم اور اپنی جنم بھومی کو مغائرت کی نظر سے دیکھینگے (اد بندو)

مہاشے دھرم پاں جی مہنتے۔

میں غصہ سے سماج کا سیوک رہا۔ اور میری استری بھی سماج کی سیوا کرتی رہی۔ میرا تجربہ ہو چکا ہے کہ مکا لوگ سماج میں زیادہ ہیں اور ترک کو ہاتھ میں لیکر جو جھوٹا بناتے پھرتے ہیں۔ دراصل وہ آریہ سماج کے کسی اصول پر قائم نہیں ہیں۔ میں اس معاملہ

بہادری کو دیکھ کر عوام الناس تو ورطہ حیرت میں ڈوب جاتے ہیں۔ راجندر جی بے سرو سامانی کی حالت میں جنگل میں فقیرانہ زندگی گزار رہے ہیں۔ نہ ان کے پاس کوئی لشکر ہے نہ وہ نہ ہی لڑائی کا سامان۔ مگر اس فاتح جرنیل کی طرف دیکھو۔ کہ کس طرح سمندر کو پھانڈ کر راون چرس کا لاؤشکر بے حساب ہے ٹوٹ پڑتا ہے اور اس کی سلطنت اور اس کے لاؤشکر کو اس طرح جھنجھوڑا لیا ہے جس طرح باز چڑیوں کے جھنڈ میں جا کر اڑ پڑی مچا دیتا ہے۔ آہ اکیسی شہ زوری۔ کیسی شجاعت کیسی دلیری!!!

رہ مزرہ اور شکر راون جو اور تو اور موت کے زبردست فرشتہ سے بھی اپنے آپ کو بے فکر سمجھے ہوئے تھا۔ راجندر کی شجاعت اور دلیری کے سامنے اس کا وہی حشر ہوا جس طرح زبردست جوار بھاٹا اور تلاطم کے سامنے ریگستانی ساحل کا حال ہوتا ہے۔ یہ کیوں۔ جواب صاف! راجندر جی کا دلدادہ تھا اور ان کا پاپ۔ راجندر دلیر تھا اور ماون بزدل۔ راجندر نور تھا اور راون ظلمت تو بھلا نور کے آگے ظلمت کہاں ٹھہر سکتی ہے؟

شری راجندر جی کی لائف سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوئے

واقعات کے بریز ہے اگر ایک ایک بات لکھنے لگیں تو اس کے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ اس لئے بطور نمونہ شتر از خرد سے تھوڑا سا حال بیان کر دیا ہے۔ راجندر جی کا دشمنوں سے زمین کو پاک کرنا۔ رعایا کے دل کو موہ لینا۔ اپنے باپ کے حکم کے بجالانے کے لئے اپنے تن و من کو دار و دینا نفسانی خواہشات کو پاؤں تلے کچل ڈالنا وغیرہ وغیرہ یہ واقعات ایسے ہیں جو ہر ایک شخص کے دل پر نقش فی الحج ہونے چاہئیں۔ اوہم سب ملکر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اسے خدا تو ہم میں بھی

میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو ترجیح دیتا ہوں خواہ انکا دھرم کچھ ہی ہو۔ مگر ان میں براورانہ پرستی تو زبردست ہے اور قوم وہی ترقی کرتی ہے جس میں براورانہ پرستی ہو۔ اس لئے مذہب بالا باتوں کو سوچ وچار کر میں اور میرے چند دوست سماج سے پرستہ ہو گئے چنانچہ ہم میں سے ایک دوست سماج کے بہت سے چٹکڑے سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا ہے اور اس کا نام بدرالدین ہوا۔ اور ہم بھی روز بروز متاثر ہو رہے ہیں۔ کسی عمدہ دھرم کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائینگے آپ مہربانی کر کے مجھ کو صلاح دیں کہ میں کون سے دھرم کو قبول کروں کیونکہ آپ مسلمان دھرم سے تو یوں واقف ہیں کہ آپ جنم سے اس میں کھے اور عیسائیوں کے دھرم سے یوں واقف ہیں کہ اس کی مٹھی آپ نے غور سے کی ہے۔ یا آپ میری چٹھی کو شائع کر دیں کہ میں کیوں آریہ دھرم کو چھوڑتا ہوں؟ فقط در مسدا راجندر از دہ۔ سب پڑھیں انونٹس جنرل پوسٹ آفس دہلی (از اندر)

ہمارا یقین ہے اگر رکھوں نے ہندوؤں کے ساتھ اپنی پولیٹیکل مفاد شتر کر رکھے تو انھیں بہت تنگ پڑی دنوں میں برابری بخش نظارے دیکھنے پڑینگے۔ کونسلوں میں ہمارے قائم مقام آگے بھی برائے نام ہیں اور اگر اب رہی سہی ممبریاں بھی ان کے حوالہ کیلگیں جن کے مذہبی اور ملکی خیالات کا ہمارے مذہبی اور ملکی خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے گویا بس سیاسی میدان سے ہم ہمیشہ کے لئے نکالے جائینگے۔ ہم نے جو کچھ لکھا ہے قومی مفاد کو یہ نظر رکھ کر لکھا ہے۔ ورنہ باوا گور بخش سنگھ خود گواہ ہیں کہ ہمیں ان سے کوئی ذاتی رنجش نہیں۔ اور اگر ان کی جگہ ہمارے میڈر اصحاب ممبری کے لئے بابا واجا سنگھ صاحب کا ہی نام پیش کر دیتے تو ہماری مخالفت بیشک بجا ہوتی رہا۔ مگر باز گور بخش سنگھ کی ہمارے نزدیک کیا پوزیشن ہوتی چاہئے۔

اس کا قوم کو خود فیصلہ کرنا چاہئے۔ کہ آیا باؤگو بخش نیک صاحب ہمارے لئے مذہباً قابل تعظیم ہیں یا نہیں اور ساتھ ہی وہ ہمارے قائم مقام ہو سکتے ہیں یا نہیں قوم کو ضرور خود اس کا فیصلہ کر دینا چاہئے تاکہ ہکو لکھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ سب سے بہتر تو یہی ہوگا کہ چیف خالصہ دیوان امرتسر اس کے متعلق ایک ریزولوشن پاس کر دے۔ (لائل گزٹ)

خالصہ سیوک امرتسر نے جس سے ایکزار روپیہ کی ضمانت بدیں وجہ مانگی گئی تھی کہ اس نے آریاؤں کے خلاف بول آزار مضامین لکھے ہیں داخل کر دیئے اور آئندہ اخبار حسب معمول جاری رہیگا۔ اور بھی کئی ایک اخبارات کے وقتاً فوقتاً اس جرم میں ضمانتیں طلب کی جاتی رہی ہیں۔ مگر ہم التماس کرتے ہیں کہ مدیران گورنمنٹ اس سارے بھٹیڑے کے سرچشمہ ہی کو کیوں نہیں بند کر دیتے جس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ستیا رتھ پرکاش سے وہ ابواب نکلاو دے جائیں جن میں مسلمانوں اور سکھوں کے بزرگوں کے خلاف لکھا ہوا دیکھتے ہیں تو بے بس ہو جاتے ہیں اور اس بے بسی کی حالت میں ایسے الفاظ کہہ بیٹھتے ہیں جو قابل اعتراض ٹھہرتے ہیں۔ لہذا مدیران گورنمنٹ کینیڈا میں مودبانہ التماس ہے کہ وہ سرچشمہ ہی کو بند فرما دیں تاکہ یہ غیر متناہی مسئلہ لٹوٹ جائے (المنبر)

صحتیابی کیلئے دعا

روز سے بجا رخصت ہو اسیر مبتلا ہیں۔ احباب و کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگ بھائی کو بہت جلد کلی صحت عطا فرماوے۔ جس خلوص قلب اور صدق نیت سے جناب میر صاحب پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت میں کمر بستہ ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ لاریب ایسے ہی خواہ ملت کا جو ذوق و جود اہل ملت کے لئے باعث فخر ہے۔

آپ نور کی توسیع اشاعت کو بھول گئے اگر ہر ایک

شام ویدک کی تصنیف (شام وید) ہم چاہتے تھے کہ ہر ایک وید کے

ہر ایک آپشند کا ذکر ہم پہلے کرتے۔ مگر اس خیال سے کہ ہمارے دعوے کے ثبوت کی اصلیت سمجھنے میں کسی کو فضول بحث مباحثہ اور چون و چرا کر نیکا موقوفہ ملے اور ناظرین کی طبائع بھی سنجیدہ معنوں نگاری سے اکتانہ جائیں آج تھوڑا سا ذکر شام کا کرتے ہیں کیونکہ اس کا ایک ہی آپشند ہے۔ اس کے بعد ہر ایک وید کے ہر ایک آپشند پر بحث کریں گے۔

چھاندوک آپشند مندرجہ سر اکبر فارسی اور الکھ پرکاش مولفہ دستر جہ منشی کھنیا لال الکھ دہارمی میں لکھا ہے کہ انگریز رکھیش نے کرشن بسر سیدی کو ہدایت کی اور ترکیب جنگ کی یہ بتائی کہ دل کے اندر برہم تصور کر پھر اکاش کو برہم سمجھ

دل کے چار جزو ہیں ان کو برہم تصور کر۔ نطق پران بدینائی۔ مشنوائی۔ اکاش کے چار جزو ہیں ان کو برہم فرض کر۔ آگ ہوا۔ آفتاب جہات دل کا چوتھا جزو نطق ہے اور اکاش کا چوتھا جزو آگ ہو پس نطق آفتاب سے روشن اور خوش نما ہوتی ہے۔ جو اس رمز کو سمجھے وہ نیک نام اور بلند آواز مشہور ہو اور معرفت حاصل کرے۔ دل کا چوتھا جزو آگ ہے یعنی بنیا ہے اور اکاش کا چوتھا جزو آفتاب ہے پس آنکھ آفتاب سے روشن ہوتی ہے جو اس مطلب کو سمجھے نیک نام اور بلند آواز ہو۔ دل کا چوتھا حصہ کانج اور آسمان کا چوتھا حصہ جہات۔ پس کان جہات کی آواز سننے سے خوش ہوتے ہیں۔ دل کا چوتھا حصہ پران ہے اور اکاش کا چوتھا جزو ہوا پران ہوا سو تازہ ہیں جو اس کو جائے صاحب عالم کا ہو اور اس کے مطلب کے سمجھنے سے سب نعمت مہیا ہوتی ہیں۔

ناظرین شام وید کے چھاندوک آپشند میں کرشن بسر سیدی کا جو ذکر آیا ہے اس کی بابت ہم کو مہابھارت کے تاریخی واقعات بتا رہے ہیں کہ دوپہر کے آخری زمانہ میں ہمارے جنگ سے ۶ سال پہلے تری

کرشن ہمارا ج دیو کی کے بطن سے بسا یوجی کے گھر پیدا ہوئے تھے اور کورو پانڈو کی خونریزی اڑالی کے وہ ہی ہیرو تھے۔ اور جنگ مہا بھارت کلجگ کے آغاز میں ہوا تھا جسکو ٹھیک پانچزار برس کا عرصہ گزرتا ہے مگر کشمیر کی تاریخ راج ترنجی کا مصنف لکھتا ہے کہ کلجگ کے ۵۳ سال میں گونڈو کشمیر میں حکمران تھا۔ اور ویدک کورو جنگ میں گونڈو کے قریب ۳۵ سال حکومت کی جس سے یہ محض ۲۲ سال قریب ۲۲۰۰ سال قبل از مسیح قائم ہوتا ہے یعنی آج سے ۴۳۰۰ سال پہلے کا۔

مہا بھارت کا مطالعہ بتاتا ہے کہ جس زمانہ میں جنگ مہا بھارت ہوا تھا اس زمانہ میں سب سے چھوٹا دن اور سب سے بڑی رات ماہ ماگھ میں ہوا کرتی تھی کیونکہ بھیشم پیام سورج کے خط استوا کے شمال میں چلے جانے کے بعد فوت ہوئے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں ۲۱ دسمبر کو سب سے بڑی رات اور سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے علم ہیت کے جاننے والے یہ حساب لگاتے ہیں کہ اس تبدیلی کو واقعہ ہوئے کم از کم ۲۶۴۳ سال سے کم نہیں ہو سکتے۔ زیادہ خواہ کتنا ہو۔

لیکن ہم مختلف زمانوں کو چھوڑ کر صحیح زمانہ کلجگ کے آغاز کا پانچزار برس ہی لیتے ہیں پس سام وید کا چھاندوک آپشند جس میں کرشن بسر سیدی کا ذکر ہے بلکہ اس سے پیچھے کا ہے۔ (لائل گزٹ)

جنگ بدر جنگ یرموک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جس نے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کا سفارش ہو کہ جتنا اس کو ضرور خریدیں۔ امید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کجیاں لگی احباب جلد توجہ فرمادیں۔ حجم ۲۸۸ صفحہ قیمت اکیروپیہ۔

لئے کا پتہ غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام شریا کلوٹ

نامردی	اختلام	جریان	سرعت	رفت	کمی باہ	بھی
بجلی کی طاقت سے کمزور اور سست کا میضر علاج KHILAFAT LIBRARY جو نوجوان اپنی قوت اپنی ہانتھوں ضائع کر کے کمزور ہو گئے ہیں۔ اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہے ان کے واسطے ہمارا بجلی کا علاج بہت مفید ہے۔ اگر وہ امرتسر کے نزدیک رہتے ہیں تو خود آکر علاج کرائیں اور اگر امرتسر سے دور ہیں تو بجلی کی طاقت کا یسجک جس منگو اکرا استعمال کریں۔ اس میں ایک خاص طریقہ سے بجلی کی طاقت بھری گئی ہے۔ اس سے کسی رستم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی آبلچھا لا پڑتا ہے۔ ایک یسجک سے چار مریض اپنا اندان بخوبی ترسکتے ہیں۔ یسجک نخس کا ٹریڈ مارک یہ ہے۔  اس کے سوا بسجلی سمجھیں۔ اس علاج سے دائرے کے تمام امراض دور ہو جاتے ہیں نیت یسجک یسجک چار روپیہ۔ امرتسر میں علاج کرانے کی فینس چار روپے نوٹ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے بڑھ کر فائدہ مند دنیا بھر میں کوئی علاج نہیں ہے اور نہ ہی اس علاج کو سندوستان بھر میں کوئی جانتا ہے۔ مینجر دی پنجاب میڈیکل ہال کٹرہ جمیل سنگر امرتسر						
منغف گردہ	منغف دل	ضعف اعصاب	منغف دماغ	نبیان	درد	ضعف اشیر

قابل قدر مضمون

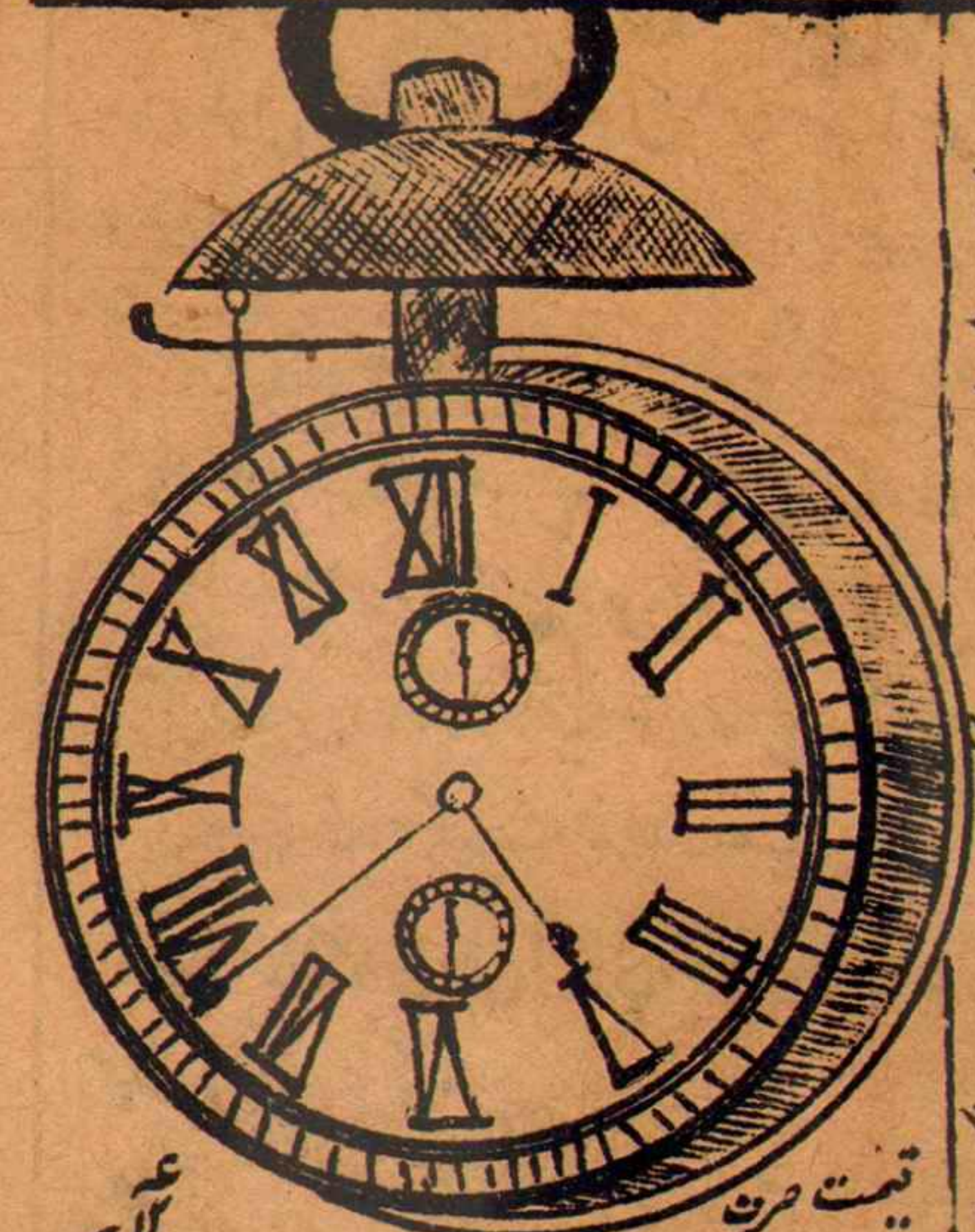
۱۴- جنوری کے اخبار وکیل میں ایک سالم صفحہ کا مضمون بہ عنوان
"طرابلس کے متعلق ایک نئی خبر"

شائع ہوا تھا وہ مضمون فی الحقیقت اول سے آخر تک پڑھنے کے قابل تھا۔ جن
احباب کو اس مضمون کے پڑھنے کا موقع نہ ملا ہو وہ فی الفور ایک پوسٹ کارڈ شیخ
غلام رسول صاحب ڈائمنڈ ہال گجرات (پنجاب) کو لکھ کر مضمون مندرجہ بالا کی حقد
کاپیاں اپنے اور اپنے احباب کے لئے مناسب سمجھیں بڑا قیمت منگوائیں۔

۳۱ جنوری تک شیخ صاحب موصوف کی طرف سے اس مضمون کی بیشمار کاپیاں براہ
راست پتہ سوا صاحب کے نام بذریعہ ڈاک روانہ ہو چکی ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

سوتون کو جگایو لا الارم وار ٹائم پیں اصلی بی مارکہ



قیمت صرف
یہ سوتون کو جگایو لا الارم وار ٹائم پیں چال کا بیوہ
ہے اور اس کا الارم کٹوری تیز آواز پر نہایت زور سے
بجتا ہے اور ٹائم بالکل درست بتاتا ہے اور کھنڈ والی سوتوں
بھی ہزارہ ہے۔ صرف ۲۲ گارنٹی ۳ سال بغیر الارم پھر
نوٹ آرڈر کے وقت حوالہ اخبار ضروریں اپنا پتہ خوش خط لکھیں
فرست کارخانہ مفت
لئے کاپی میجر آرڈر وال اینڈ کپنی ہولال جو ڈیوی ریکو

اصلی ریکو پیم سٹیمٹ لیوودانج موف ایک گارنٹی ۳ سال چھ گھنٹہ کے فریڈر ایک مفت

اطلاص

رام و تامل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور
دس جنتی جس میں عشرہ مبشرہ یعنی حضرت ابوبکرؓ عثمانؓ و حمزہؓ علیؓ و طلحہؓ و زبیرؓ
عبدالرحمن بن عوف سعد بن وقاص سعید بن زید اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم جن کے
حالات زندگی بڑی جھٹکے ساتھ سلیس اردو میں بیان کئے گئے ہیں قیمت ۲۰۔
پہچتن پاک۔ اس کتاب میں حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ جلیل
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما اور ان کے صاحبزادوں جناب جن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حالات
زندگی بڑی جھٹکے کے ساتھ سلیس اردو میں لکھے ہیں۔ قیمت ۵۔

بارہ امام اس میں آئمہ عشریہ یعنی حضرت علی امام حسن و حسین امام زین العابدین امام
محمد باقر امام جعفر صادق امام موسی کاظم امام علی رضا امام محمد تقی امام علی
نقی امام حسن عسکری امام محمد مهدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے صحیح حالات
زندگی سلیس اردو میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۴۔
محبت رسول صلعم۔ اس میں حضور نبوی کی محبت و خیر خواہی محبت کے معنی حضور
علیہ السلام کا حلیہ مبارک اور اخلاق کریمہ غلامات محبت نبوی تعظیم و توقیر نبوی اہل بیت
کرام اور صحابہ عظام اور حضور علیہ السلام کی کلی استیاء کی تعظیم و تحکیم درود کی کثرت

صلوٰۃ و تسلیم کے معنی اور درود سلام کے الفاظ ان کی فضیلت اور ثواب اور بزرگان
سلف کی محبت نبوی کی مثالیں صحیح روایات اور قابل اعتماد اسناد سے سلیس
اردو میں درج ہیں قیمت ۴۔
مرغوب القلوب مولانا شیخ شمس الدین تبریزی قدس سرہ العزیز کے کلمات
طبیات جو علم نقیصہ کی جان ہیں جنکو مولانا مولوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے
سلیس فارسی نظم کا لباس پہنایا ہے اور اوق مسائل کو نہایت ہی آسان طریق پر
بیان فرمایا ہے۔ ساتھ ہی دونوں بزرگوں کی سوانح نمایاں بھی ہیں قیمت ۱۔
سوانح عمری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اصل قیمت ۱۲۔ سو انحری ملا دو پیازہ اصل قیمت ۱۲۔
عمر ۶۔ حاتم طائی ۳۔
امام اعظم رضی اللہ عنہ ۵۔ خلاص نظام شمس جبین ۱۔
حباب ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ۳۔ ستاروں کے عجیب حالات ۳۔
ابن سیرین ۲۔ پھول اردو علم ادب کا ۲۔
ابو اسحق شیرازی ۳۔ نہایت ہی عجیب رسالہ ۲۔
ابو حیان غزنائی ۳۔ دربان طہیں جب وطن صدا ۳۔
تکبیر رضی اللہ عنہا ۳۔ دروچی و غیرہ کی پرسوز ۲۔
مسنی خیر نظم کا مجموعہ ۲۔

رام و تامل تاجر کتب - لوہاری دروازہ - لاہور

ہر قسم کی دوسرے کھانسی دمہ ذات الجنب نمونیا ہیٹھ درد نزلہ زکام ہیضہ بد ہضمی اردچی اچھارا درونت

اندر دلی تمام درویر دلی تمام بوسیر کمزوری داغ طاعون سل تپن برصوت اورض دل اورض جگر بانی گولا عیر سبب زبان منہ کا کینا گلہ پڑا دروہ فال

قوبلج اسہال پیشش قراقرعہ تے مگی دانتوں کی پانی خون جانا ناسور وندل دروکان زخم کان کریم گمش بہرہ بین بوسیرنگ دروہشہم دھند

انارکلی خشتی کا مقام



ایک ہی دلی خوراک دو تین بوند شیشی پاکٹ کے کونے میں رکھی جاوے اور صرف ان تمام امراض کا جو عام طور پر کھسڑوں میں بڑھوں بچوں جوانوں یہ دس یا عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہو۔ بلکہ مال مویشی چوند پر مذکور امراض میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ کون ابھار کا شخص ہے جو ایسی دلی کو پاس رکھے گا۔ کوئی چوٹ لگ جائے یا نہریلی ڈنگ یا اچانک کوئی اندرونی یا بیرونی درو شروع ہو جائے بلیک ہیضہ وغیرہ کا خوف ہونا سفر میں بد ہضمی تے۔ دست ہیٹ درد وغیرہ کا ہونا یا سر کا درد کرا وغیرہ تمام امراض نہ جانے کس وقت آستائیں۔

(مگرے جیٹری شدہ) امرت دھارا (مگرے جیٹری شدہ)

امرت دھارا جس کے پاس تے امراض کے خطرے محفوظ ہے۔ امرت دھارا کو جو ایک بار آزمانا ہے ہمیشہ کیواسطے اپنے پاس رکھنا ضروری سمجھنا ہے۔ وقت بے وقت اسکی دوا چکار بوندوں پر بھار جو اسکی پوری شیشی کی قیمت ہے۔ قرآن مجید میں۔ امرت دھارا نے جس قدر نام پایا ہے۔ شاید کسی مستثنیٰ کوئی دلی کو حاصل ہو چکے ہوں کی زبان پر امرت دھارا کا لفظ ہے۔ بیشمار شہداء بار نقیص کر کے انہی اوصاف کی ادویات مشتہر کر رہے ہیں۔ لوگ کتابوں کی بکری اس بات میں سمجھتے ہیں۔ کہ یہ غلط ہے کہ ان کی کتاب میں امرت دھارا کا نسخہ ہے۔ درحالیکہ امرت دھارا کا نسخہ صرف میرا ایجاد ہے اور سوائے میرے کوئی صلی لان کو نہیں جانتا ہے۔ مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت دھارا طلب کیجئے۔ اور سچ جھوٹ کی پہچان کیجئے۔

بہار اسرار طب فک

KHILAFAT LIBRARY

ہمارے پاس جو ہیں اور سنگدوں اس قسم کے خطوط ہونگے کہ لوگوں نے قیمت تقریبی دیکھ کر امرت دھارا کی سی اوصاف کی ادویات منگوئیں اور نقصان اٹھایا۔ امرت دھارا نے وہ کام کئے ہیں۔ کہ دنیا حیران ہے۔ اول اول لوگوں کو نقیص نہیں آتا تھا کہ کوئی ایک دلی بہت سی امراض کا علاج کیسے ہو سکتی ہے۔ مگر آج کل ان مرض نہیں تھے جو مرض بھی اپنے پاکٹ میں امرت دھارا کی شیشی رکھتے ہیں۔ بیشمار گھرانوں کے اندر اس وقت فعلی ڈاکٹر صرف امرت دھارا ہے۔ حکیم دید ڈاکٹر اور بیٹری ڈاکٹر اپنے مریضوں کو واسطے امرت دھارا تجویز کرتے ہیں۔ سب سے پہلے امرت دھارا سنگد تے ہیں۔ اور وہ دن نزدیک ہے جبکہ نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپ اور امریکہ تک امرت دھارا کا نام روشن ہوگا۔ قیمت فی شیشی بیسٹھ روپے کی چھوٹی شیشی آٹھ آنے (۸ روپے)

ٹھاکر دت شرمہ مالک کا خانہ امرت دھارا دوا۔ اردو لائبریری لاہور۔ امرت دھارا ۲۵ پینچ لائبریری۔

دھند جالا پھول ہاتھ ران کا لاسنا دوا جیل کو مینڈیہ قسم کا بخار سوزاک آشک کلنیاں بدھ دروہ فال